اختیاری مضمون

میلاد النبی ﷺ قرآن و حدیث کی روشنی میں

از قلم: محمد عارف رضا نعیمی، ارشدی، مرادآبادی، بانی ہمدرد مسلم نعیمی کمیٹی

اللھم لک الحمد یا اللہ عزوجل

والصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کہ عرش کے چاند آرہے ہیں

جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لارہے ہیں

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

از حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

یوم میلاد مصطفی کائنات انسانی کا ایسا تاریخ ساز اور عظیم المرتبت دن ہے کہ ایسا دن چشم فلک نے نہ کبھی دیکھا اور نہ ہی تاقیامِ قیامت دیکھ سکتا ہے کیونکہ اس دن خزانۂ قدرت کا سب سے عظیم المرتبت شاہکارِ قدرت کا وجودِ مسعود ہوا۔ جسے مولیٰ تعالی نے ہزار ہاہزار سالوں سے غیب کے پردے میں چھپا کر رکھا تھا-لہٰذا تاجدار کائنات ﷺ کی پیدائش کا ذکر اور اس پر خوشی منانا اور محفل میلاد سجانا جبکہ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہ ہو یقیناً جائز و روا بلکہ باعث خیر و برکت اور نزولِ رحمت کا سبب ہے- بریں بنا کائنات ہست وبود میں خدا تعالیٰ جل جلالہ نے بے حد و حساب عنایات واحسانات فرمائے ہیں۔ انسان پر لاتعداد انعامات و مہربانیاں فرمائی لیکن کبھی کسی پر احسان نہیں جتلایا، اس ذات رؤف الرحیم نے ہمیں پوری کائنات میں شرف و بزرگی کا تاج پہنایا اور احسنِ تقویم کے سانچے میں ڈھال کر رشکِ ملائک بنایا ہمیں ماں باپ، بہن بھائی اور بچوں جیسی نعمتوں سے نوازا۔ غرضیکہ ہزاروں ایسی عنایات جو ہمارے تصور سے ماورا ہیں اس نے ہمیں عطا فرمائیں لیکن بطور خاص کسی نعمت اور احسان کا ذکر نہیں کیا۔

لیکن ایک نعمت عظمیٰ ایسی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جب حریم کبریائی سے اسے بنی نوع انسان کی طرف بھیجا اور امت مسلمہ کو اس نعمت سے سرفراز کیا تو اس پر احسان جتلاتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُواْ عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ o (سورۃ آل عمران 3 : 164)

ترجمہ: "بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے عظمت والا رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے"۔

درج بالا آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: امت مسلمہ پر میرا یہ احسان، انعام اور لطف وکرم ہے کہ میں نے اپنے محبوب کو تمھاری ہی جانوں میں سے تمھارے لئے پیدا کیا۔ تمھاری تقدیریں بدلنے، بگڑے ہوئے حالات سنوارنے اور شرف وتکریم سے نوازنے کے لیے تاکہ تمہیں ذلت وگمراہی کے گڑھے سے اٹھا کر عظمت وشرفِ انسانیت سے ہمکنار کردیا جائے۔ لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ میرے کارخانۂ قدرت میں اس سے بڑھ کر کوئی نعمت تھی ہی نہیں۔ جب میں نے وہی محبوب تمہیں دے دیا جس کی خاطر میں کائنات کو عدم سے وجود میں لایا اور اس کو انواع واقسام کی نعمتوں سے مالا مال کردیا تو ضروری تھا کہ میں رب العالمین ہوتے ہوئے بھی اس عظیم نعمت کا احسان جتلاؤں ایسا نہ ہو کہ امت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بھی عام نعمت سمجھتے ہوئے اس کی قدرو منزلت سے بے نیازی کا مظاہرہ کرنے لگے۔

اب یہ حضور نبی اکرم ﷺ م کی امت کا فرض ہے کہ وہ ساری عمر اس نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور خوشی منائے جیسا کہ اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُواْ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ o (یونس 10 : 58)

ترجمہ: "آپ فرمادیں کہ اللہ کے فضل سے اس کی رحمت سے (جو اُن پر نازل ہوئی) اس پر ان کو خوش ہونا چاہئے یہ تو ان چیزوں سے جو وہ جمع کر رہے ہیں کہیں بڑھ کر ہے"۔

جب ہم اپنی زندگی میں حاصل ہونے والی چھوٹی چھوٹی خوشیوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں تو وجود محمدی ﷺ کی نعمت عطا ہونے پر سب سے بڑھ کر خوشی منائی جائے اور اس خوشی کے اظہار کا بہترین موقع ماہ ربیع الاوّل ہے۔

کہیں فرمایا و اما بنعمة ربك فحدث

اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو (سورہ والضحیٰ پارہ 30 آیت 11)

ذرا بتاؤ تو سہی کیا جان کائنات ﷺ کی ولادت بسعادت سے بڑھ کر بھی کوئی نعمت ہو سکتی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ اس پر خوشی بھی سب خوشیوں سے منفرد ہونا چاہیے کہ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

اگر تم احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو سن لو میرا عذاب سخت ہے ۔(ابراہیم پ 14 آیت 7)

احادیث مصطفی ﷺ بھی اس عنوان مملو ہیں

چند دلائل و شواھد ملاحظہ ہوں

عَنْ عُرْوَةَ في رواية طويلة قَالَ: وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ، كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا، فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ، قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هٰذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی اور ابولہب نے اُسے آزاد کر دیا تھا، اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ جب ابولہب مر گیا تو اُس کے اہل خانہ میں سے کسی کے خواب میں وہ نہایت بری حالت میں دکھایا گیا۔ اس (دیکھنے والے) نے اُس سے پوچھا: کیسے ہو؟ ابولہب نے کہا: میں بہت سخت عذاب میں ہوں، اِس سے کبھی چھٹکارا نہیں ملتا۔ ہاں مجھے (اُس عمل کی جزا کے طور پر) اس (انگلی) سے قدرے سیراب کر دیا جاتا ہے جس سے میں نے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔“

اِسے امام بخاری، امام عبد الرزاق رحمھما اللہ نے روایت کیا ہے۔

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب وأمهاتكم اللاتي أرضعنكم،

جلد 2 صفحہ 764 الرقم: 4813، وعبد الرزاق في المصنف، 478/7، الرقم: 13955

”شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام سہیلی رحمھما اللہ کے حوالے سے فتح الباری میں یوں بیان کیا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ابولہب مر گیا تو میں نے اسے ایک سال بعد خواب میں بہت برے حال میں دیکھا اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ تمھاری جدائی کے

بعد آرام نصیب نہیں ہوا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں، لیکن جب پیر کا دن آتا ہے۔ تو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ پیر کے دن ہوئی تھی اور جب ثویبہ نے اس روز ابو لہب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خبر دی تو اس نے (ولادتِ مصطفی ﷺ کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔"

(ذكره العسقلاني في فتح الباري، 9/145. وعمدة القاری جلد 2 95)

امام ابن جزری فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی کی وجہ سے ابو لہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ اس کے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے۔ حالانکہ اس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مومن امتی کا کیا حال ہوگا۔ جو میلاد کی خوشی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سبب مال خرچ کرتا ہے۔ قسم ہے میری عمر کی، اس کی جزا یہی ہے کہ اللہ تعالی اسے اپنے افضل وکرم سے جنت نعیم میں داخل فرمادے۔

(مواہب الدنیہ ج 1 ص 27، مطبوعہ مصر)

امام ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں کہ ابلیس چار بار بلند آواز سے رویا ہے پہلی بار جب اللہ نے اسے ملعون قرار دیا دوسری بار جب اسے زمین پر بھیجا گیا تیسری بار جب تاجدار کائنات ﷺ فگن ہوئے یعنی میلاد النبی پر چوتھی بار جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ جلد 2 صفحہ 570)

لہٰذا معلوم ہوا میلاد پر رونا بحث مباحثہ کرنا چیخنا چلانا واویلا مچانا اور اسکی مخالفت کرنا ابلیس لعین کا طریقہ کار ہے مومن تو اپنے آقا و مولی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیدائی ش پر خوشیاں مناتا ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الاِثْنَيْنِ فَقَالَ: فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وفي رواية: أُنْزِلَتْ عَلَيَّ فِيْهِ النُّبُوَّةُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

"حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پیر کے دن روزہ 6 رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسی روز میری ولادت ہوئی اور اِسی روز میرے اُوپر قرآن نازل کیا گیا۔"

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اِسی روز مجھے نبوت (یعنی بعثت) سے سرفراز کیا گیا۔" اِسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(أخرجہ مسلم في الصحیح، کتاب الصیام، باب استحبابِ صیام ثلاثۃ أیام من کل شھر، 819/2، الرقم: 1162، وأحمد بن حنبل في المسند، 296/5، 297، الرقم: 22590، 22594، والنسائي في السنن الکبری، 146/2، الرقم: 2777)

اس حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ تاجدار کائنات ﷺ نے پیر کے دن کا روزہ رکھ کر خود اپنے میلاد کا اہتمام فرمایا لہذا ثابت ہو گیا کہ دن مقرر کر کے یاد گار منانا سنت ہے۔

عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنِّي عِنْدَ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهٖ، وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذَالِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ، وَبِشَارَةُ عِيْسٰى بِي، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ وَكَذَالِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ تَرَيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وفي رواية عنه: قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فذكر مثله وزاد فيه: إِنَّ أُمَّ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ نُوْرًا أَضَائَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

أخرجہ أحمد بن حنبل في المسند، 127128/4، الرقم: 16700، 16712، وابن حبان في الصحیح، 313/14، الرقم: 6404، وابن أبي عاصم في السنۃ، 179/1، الرقم: 409، والبخاري في التاریخ الکبیر، 68/6، الرقم: 1736، والطبراني في المعجم الکبیر، 252/18، 253، الرقم: 629، 630، والحاکم في المستدرک، 656/2، الرقم: 4175، والبیھقي في شعب الإیمان، 134/2، الرقم: 1385.

”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں للہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس وقت سے آخری نبی لکھا جا چکا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے اور میں تمہیں اس کی تاویل بتاتا ہوں: میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (کا نتیجہ) ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں، اور اس کے علاوہ اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا اور انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح کے خواب دیکھتی ہیں۔“

اِسے امام اَحمد نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میں للہ تعالیٰ کا بندہ اور آخری نبی ہوں۔“ پھر راوی نے مذکورہ باب حدیث کی مثل حدیث بیان فرمائی اور اس میں یہ اضافہ کیا: ”بے شک رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے وقت نور دیکھا جس سے شام کے محلات تک روشن ہو گئے۔“

اِسے امام اَحمد، ابن حبان، حاکم اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ حضور تاجدار کائنات ﷺ خود اپنا میلاد پڑھنا اپنی پیدائش کا ذکر کیا اسی کا نام میلاد النبی ہے۔

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَائِشَةَ رضی الله عنهما قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم الْمَدِيْنَةَ . . . فَتَلَقَّى النَّاسَ وَالْعَوَاتِقَ فَوْقَ الْجَاجِيْرِ، وَالصِّبْيَانُ وَالْوَلَائِدُ يَقُوْلُوْنَ:

طَلَعَ	الْبَدْرُ	عَلَيْنَا	❖	مِنْ	ثَنِيَّاتِ	الْوَدَاع
وَجَبَ	الشُّكْرُ	عَلَيْنَا	❖	مَا	دَعَااللّٰه	دَاع

وَأَخَذَتِ الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ لِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَرَحًا بِذَالِكَ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحِبُّ الدِّيْنِ الطَّبَرِيُّ.

أخرجه ابن حبان في الثقات، 131/1، وابن عبد البر في التمهيد، 82/14، والعسقلاني في فتح الباري، 261/7، 129/8، والعيني في عمدة القاري، 60/17، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، 480/1.

”حضرت عبید اللہ بن عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے... تو آپ ﷺ نے لوگوں اور عورتوں کو (اپنے استقبال کے لیے) مکانوں کی چھتوں پر پایا جبکہ (مدینہ منورہ کے) بچے اور بچیاں یہ پڑھ رہے تھے:

”ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند (یعنی چہرۂ والضحیٰ ﷺ) طلوع ہو گیا، اور ہم پر اس وقت تک شکر ادا کرتے رہنا واجب ہو گیا جب تک کوئی للہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا دعوت دے رہا ہے (یعنی جب تک کوئی بھی خدا کا نام لینے والا باقی رہے گا)۔“

رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کا جشن منانے کی خاطر حبشہ کے لوگ اپنے آلات حرب کے ساتھ رقص کرتے رہے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان نے ’الثقات‘ میں، ابن عبد البر، عسقلانی اور محب طبری نے روایت کیا ہے

تاجدار کائنات ﷺ کی آمد پر خوش ہونا خوشی منانا اھل ایمان کا طریقہ ہے جب مدینہ میں آنے کی خوشی مدنے والوں نے منائی ی تو دنیا میں تشریف لانے کی خوشی تمام دنیا کے مومنین کو منانا چاہیے یہی ایمان کا تقاضہ ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَئُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا، قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: {اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا}]المائدة، 5:3[، قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک یہودی نے اُن سے کہا: اے امیر المومنین! آپ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہم گروہِ یہود پر اُترتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید بنا لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون سی آیت؟ اُس نے کہا: {آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بہ طورِ) دین (یعنی مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا}۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس دن اور جس جگہ یہ آیت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہم اس کو پہچانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت جمعہ کے دن عرفات کے مقام پر کھڑے تھے۔“

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب زيادة الإيمان ونقصانه، 25/1، الرقم: 45، وأيضًا في كتاب المغازي باب حجة الوداع، 1600/4، الرقم: 4145، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: اليوم أكملت لكم دينكم، 1683/4، الرقم: 4330، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، 2653/6، الرقم: 6840، ومسلم في الصحيح، كتاب التفسير، 2313/4، الرقم: 3017، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة المائدة، 250/5، الرقم: 3043، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان، باب زيادة الإيمان، 114/8، الرقم: 5012.

قارئین گرامی! ذرا غور و فکر کیجیے سورہ مائدہ کی آیت الیوم اکملت لکم اس کے نزول کے دن عید اور خوشی منانا حدیث شریف سے ثابت شدہ ہے تو جس دن وہ رسول کریم تشریف لائے ہوں جن پر قرآن نازل ہوا اس دن کو عید کہنا اس دن خوشی منانا کیونکر ناجائز ہو سکتا ہے۔

علامہ صاوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ **تضمن جواب عمر انهم صبيحتها عيدا**

یعنی عمر کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس دن کو عید بنا لیا ہے۔

صاوی علی الجلالین جلد اولی صفحہ 251

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں